مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں:

الف۔ اجتہاد : (10 marks)

1- تعارف:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے لیکر حضورﷺ تک جتنے بھی انبیاءؑ انسانیت کی راہنمائی کیلئے بھیجے سب کا دین ایک ہی تھا۔ لیکن ہر نبی کو اپنے زمانے اور حالات کے مطابق شریعتیں عطا کی گئیں۔ آپﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو شریعت عطا کی اس میں قیامت تک کے انسانوں کے لیے پیش آنے والے مسائل کا حل موجود ہے۔ اس شریعت کو **شریعت محمدیﷺ** کہا جاتا ہے۔ حضورﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اس لیے آپﷺ کی شریعت اور تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔

2- اجتہاد کے لغوی معنی:

اجتہاد عربی زبان کا لفظ ہے اور جہد سے مشتق ہے۔ جس کے معنی **کسی شخص کا انتہائی حد تک کوشش کرنا** ہے۔ فقہی اصولوں کے مطابق اجتہاد سے مراد نئے پیش آمدہ مسائل کا قرآن اور سنت کے مطابق حل تلاش کرنا ہے۔ پس اجتہاد کسی کام کو سرانجام دینے میں اپنی بھرپور صلاحیت کو استعمال کرنا ہے۔ جس کے وسیع تر معنی **محنت، کوشش** اور **مشقت** برداشت کرنے کے ہیں۔

3- اجتہاد کے اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اجتہاد سے مراد شرعی احکام کے علم کی تلاش میں ایک مجتہد کا بھرپور کوشش کرنا ہے۔ عصر حاضر میں

نئے پیش آمدہ مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں تلاش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔

امام غزالیؒ اجتہاد کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

"مجتہد کا شرعی احکام کے علم کی تلاش میں اپنی کوشش کرنا۔"

علامہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:

"اجتہاد اس کوشش کیلئے مخصوص ہے جو شرعی احکام سے متعلق علم حاصل کرنے میں کی جاتی ہے۔"

~~ایک مرتبہ~~

۴- قرآن کی روشنی میں اجتہاد:

قرآن مجید میں دینی و دنیاوی معاملات میں عقل و دانش سے کام لینے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ - اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ - اَفَلَا یَشْعُرُوْنَ

قرآن مجید میں ارشاد ~~ہوتا~~ ہے: (خداوندی)

ترجمہ: "اور جو نہیں حاصل کرتے سوائے اپنی محنت و مشقت کے"
(سورۃ التوبۃ: 79)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنی راہیں دکھا دیں گے"۔

(سورۃ العنکبوت: 69)

د۔ احادیث کی روشنی میں اجتہاد:

حضورؐ نے فرمایا: "جب کوئی حاکم فیصلہ کرنے میں صحیح اجتہاد کرے تو اس کیلئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد کرنے میں کوئی غلطی کرے تو اس کیلئے ایک اجر ہے"۔

ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارشاد فرمایا:

"جب تم قرآن میں کوئی حکم پاؤ تو اس کے مطابق فیصلہ کرو اور جب کوئی حکم قرآن و سنت میں نہ پاؤ تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو"۔

آپؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کا قاضی مقرر کیا تو روانگی سے قبل فرمایا: "اگر تمہارے پاس فیصلہ کیلئے کوئی

مسئلہ درپیش ہو تو اس کا فیصلہ کیسے کروگے؟ حضرت معاذؓ نے عرض کی میں اللہ کی کتاب کی آیات مبارکہ کے مطابق اس کا فیصلہ کرونگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر اس میں اس مسئلے کے بارے میں کوئی حکم نہ ملا تو کیا کروگے، عرض کی رسولؐ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ آپؐ نے فرمایا اگر اس میں بھی کوئی حکم نہ پاؤگے تو کیا کروگے، عرض کی کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا۔ آپؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے اللہ کا رسول راضی ہے"۔

۲۔ مجتہد کی شرائط و اوصاف:

~~علامہ شبلی نعمانی~~

شاہ ولی اللہ کے مطابق جو کوئی مجتہد کی کسی ایک شرط پر بھی پورا اترے وہ اجتہاد کرے۔ مجتہد کیلئے مندرجہ ذیل شرائط ضروری ہیں۔

۱۔ مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو۔

ii - مجتہد کو قرآن و سنت کے علوم پر عبور حاصل ہو:

مجتہد کو قرآن مجید کے معارف، اسباب نزول اور امثال وغیرہ کی بھرپور آگاہی ہونا ضروری ہے۔

iii - اجماع و قیاس کا علم:

قرآن و سنت کے بعد ضروری ہے کہ مجتہد قیاس اور اجماع کا بھی بھرپور علم رکھتا ہو۔ قیاس سے متعلق امام شافعیؒ کا قول ہے، "جو قیاس کو نہیں جانتا، وہ فقیہ نہیں"

iv - عربی زبان کا علم:

قرآن مجید اور حدیث کی زبان عربی ہے۔ امام غزالی کے الفاظ میں "مجتہد کو اتنا علم ضرور ہونا چاہیئے جس سے وہ عربوں کے خطابات اور عربی زبان میں ان کے طریقوں کو سمجھ سکے"

v - حاصلِ بحث:

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ موجودہ دور کے نت نئے مسائل کا حل قیاس و اجتہاد کے بغیر ممکن نہیں۔ عصر حاضر میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی، انشورنس اور فن تعمیر کشتی جیسے دیگر مسائل یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ان معاملات کو اجتہاد کے ذریعے نئے انداز میں حل کیا جائے تاکہ عالم عرب کی ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔